AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, March 2022, PP: 99-112
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

کرنسی کی آن لائن تجارت: ایک شرعی جائزہ

Online Trading of Currency: A Shari'ah Perspective

Muhammad Shahid Naeem
Doctoral Candidate, Arabic and Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
EST Arabic, Govt. High School Jhalarin Shumali, Muzaffargarh, Pakistan

ABSTRACT

In early times, humankind did not even know the names of currencies. Commodities were exchanged for goods or services for transactions. However, various valuables came to be used as currency gradually. Coins of various denominations became famous, and previously used metal currencies were converted into paper currency. Moreover, electronic currency using modern technology was introduced, which led to the trend of online trading of currencies. The trend of virtual currency (digital currency) is increasing in the global market. Online currency trading has now become very significant in the global economic system. Nevertheless, it is imperative for us to know the shari'ah rulings on this matter, as it guides us thoroughly in every matter. This article discusses the online buying and selling of currencies and analyses the principles of shari'ah. The paper mainly discusses the two major types of online trading and their shari'ah disciplines. The researchers presented different schools of thought on each subject of online trading. First, it gave details of various jurisprudence on Forex trading. Later a detailed study is included in the article on Cryptocurrency. Various definitions outlined by experts are presented. Moreover, the research includes its conditions with examples. The article also details various opinions about virtual currencies that endorse their legality. In conclusion, practical and significant suggestions are given on modern trading trends.

Keywords: *Currency, Online Trading, Research review, Islamic Shari'ah.*

*Author's email: shahidnaeem52@gmail.com

CC BY

تمہید

ابتدائی انسانی تاریخ میں بنی نوع انسان کرنسی کے نام تک سے واقف نہیں تھے، لین دین کے لیے اشیاء یا خدمات کا تبادلہ کیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ مختلف قیمتی اشیاء بطور کرنسی استعمال ہونے لگیں۔ یہاں تک کہ مختلف اقوام اور ادوار کے سکے ابھی تک موجود ہیں۔ پہلے استعمال ہونے والی دھاتی کرنسیوں کو کاغذی کرنسی میں تبدیل کرنا اور پھر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے الیکٹرانک کرنسی کا تعارف، یہ انسانی تاریخ کے عظیم عجائبات میں سے ایک ہے لیکن اس تبدیلی نے بہت سے مسائل کو جنم دیا ہے۔ جس طرح جدید دور نے عالمی معیشت کو ترقی دی ہے، اسی طرح معاشی نظام میں بھی تبدیلی کا انداز بدل گیا ہے۔ اس سے کرنسیوں کی آن لائن تجارت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اب آپ بیٹھے بیٹھے صرف چند سیکنڈ میں اپنے اسمارٹ فون پر انگلیوں کو دبا کر منافع کما سکتے ہیں۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

کرنسی کی تجارت کے موضوع پر تو کافی کام موجود ہے جب کہ کرنسی کی آن لائن تجارت کے حوالہ سے خاطر خواہ کام کی ضرورت ہے البتہ اس کے مختلف پہلوں پر مختلف کتب اور تحقیقی مقالہ جات اور مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ جن میں سے درج ذیل قابل ذکر ہیں:

- "ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت" تحقیقی مقالہ برائے تخصص فی الفقہ المعاملات المالیہ از اویس احمد پراچہ۔ اس مقالہ میں ورچوئل کرنسی پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، جس میں ورچوئل کرنسی کی مکمل تحقیق، تاریخ، مختلف مسالک و معاصر علماء کی آراء کی روشنی میں شرعی حیثیت وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن اس کتاب میں کرنسی کے آن لائن تبادلہ اور خرید و فروخت پر خاطر خواہ بحث نہیں کی گئی۔
- "عصر حاضر کے عقود مالیہ میں قبضہ کے احکام" تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ از محمد اویس بہاو الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان سیشن 2016-2018۔ اس مقالہ میں محقق موصوف نے قبضہ کے جدید رجحانات پر بحث کی ہے۔ اسی ضمن میں باب چہارم کی فصل سوم میں فاریکس ٹریڈنگ میں قبضہ کی صورتوں پر بھی گفتگو کی گئی۔ مگر کرنسی کی آن لائن تجارت پر کوئی خاص گفتگو نہیں کی گئی۔
- "ای کامرس میں بیع قبل از قبضہ کی صورتیں" تحقیقی مقالہ برائے ایم ایس شریعہ از محمد شاہد نعیم، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ یہ مقالہ ای کامرس میں پائی جانے والی بیع قبل القبض کی اہم صورتوں کے بارے میں ہے۔ اس مقالہ میں روایتی کرنسی کے ساتھ ساتھ ورچوئل کرنسی کے آن لائن تبادلہ میں پائی جانے والی بیع قبل القبض کی صورتوں پر بحث کی گئی ہے۔ ضمناً کرنسی کی آن لائن تجارت کے طریقوں پر بحث کی گئی۔
- "ای کامرس میں بیع قبل القبض کی صورتیں" تحقیقی مقالہ از محمد شاہد نعیم و پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی۔ پنجاب یونیورسٹی کے تحقیقی مجلہ جہات الاسلام میں جون 2022 میں شائع ہوا۔ اس میں بھی ای کامرس میں پائی جانے والی بیع قبل القبض کی صورتوں کے ضمن میں فاریکس ٹریڈنگ اور کرپٹو کرنسی کی بیع قبل القبض کی صورتوں پر بحث کی گئی۔ جب کہ باقاعدہ طور پر کرنسی کی آن لائن تجارت کے حوالہ سے بحث نہیں کی گئی۔
- ماہنامہ اشرفیہ، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، انڈیا کا مجلہ ہے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی قائم کردہ مجلس شرعی جو کہ اجتماعی اجتہاد پر سالانہ فقہی سیمینار کرتی ہے۔ سیمینار کے بعد ان مقالہ جات کا خلاصہ شائع کیا جاتا ہے۔ جنوری 2019 میں شائع ہونے والے شمارہ میں "25ویں

فقہی سیمینار کے فیصلے" کے نام سے مجلس کے متفقہ فیصلوں کا خلاصہ شائع کیا گیا۔ اس میں فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت پر خاطر خواہ کلام کیا گیا ہے۔ مگر اس میں ورچوئل کرنسی پر کلام نہیں کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے تبادلہ کی ایکسچینج بائنانس کی آفیشل ویب سائیٹ[1] سے مختلف ورچوئل کرنسیوں کے باہمی تبادلہ کے ساتھ ساتھ روایتی کرنسی اور ورچوئل کرنسیوں کے باہمی تبادلے کے مواقع کو بالفعل جانچا گیا۔

آن لائن کرنسی کا تعارف

عالمی منڈی میں روایتی اور ورچوئل کرنسی (ڈیجیٹل کرنسی) کی آن لائن تجارت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جدید عالمی اقتصادی نظام میں کرنسی کی آن لائن تجارت کی افادیت کے پیش نظر اسے بہت اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ شریعت جہاں جدید تقاضوں کے پیش نظر دیگر معاملات میں رہنمائی فراہم کرتی ہے وہیں اس معاملے میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ بنیادی طور پہ کرنسی کی آن لائن تجارت دو طرح کی ہے:

الف۔ فاریکس ٹریڈنگ

ب۔ کرپٹو کرنسی

(الف)۔ فاریکس ٹریڈنگ

فاریکس انگریزی کے لفظ "فارن ایکس چینج" کا مخفف ہے اور ٹریڈنگ کا معنی ہے تجارت۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت ہوتی ہے۔[2] ایک ملک کی کرنسی کی شرح دوسرے ملک کی کرنسی سے مختلف ہوتی ہے جس میں اتار چڑھاؤ بھی ہوتا رہتا ہے۔ خرید و فروخت آن لائن ہونے کی وجہ سے ٹریڈر (تاجر) کو کرنسی کی شرح معلوم ہوتی رہتی ہے اور وہ اس سے نفع کماتا رہتا ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ ٹریڈر کرنسی کے صرف شیئرز خریدتا ہے کرنسی کا مالک نہیں ہوتا ہے۔ اس میں کرنسی کے علاوہ سونا، تیل وغیرہ کی بھی تجارت ہوتی ہے۔ سونے اور تیل کی یو ایس ڈالر میں قیمت نکال کر یو ایس کرنسی کو دوسری کرنسی سے فروخت کیا جاتا ہے۔ آن لائن سونا چاندی کی خرید و فروخت میں سونا چاندی کا بائع کی ملکیت میں ہونا ضروری نہیں ہے۔

ہمارا موضوع کرنسی کی آن لائن تجارت سے متعلق ہے۔ جب کہ باقی دونوں صورتوں کا تعلق کموڈیٹی سے ہے، اس لیے زیرِ نظر مقالہ میں ہم کرنسی کی آن لائن تجارت کا شرعی جائزہ پیش کریں گے۔

مختلف ممالک کی کرنسیوں کی آن لائن تجارت کے جواز و عدم جواز پر مختلف نظریات

مختلف ممالک کی کرنسیوں کی آن لائن تجارت میں جواز و عدم جواز کی صورتوں کے حوالہ سے تین نظریات ہیں:

پہلا نظریہ:

مختلف جنس کی کرنسیوں کے تبادلے میں کمی زیادتی بھی جائز ہے، کیوں کہ عاقدین میں سے ہر ایک کی متعلقہ کرنسی اس کے اکاؤنٹ میں درج ہو گی جو حکمی قبضہ ہے لہٰذا کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب مختلف ممالک کی کرنساں مختلف الاجناس ہو گئیں تو ان کے درمیان کمی اور زیادتی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔ لہٰذا ایک ریال کا تبادلہ ایک روپیہ سے بھی کرنا جائز ہے،

پانچ روپیہ سے بھی جائز ہے کیوں کہ امام اعظم اور ان کے اصحاب کے نزدیک ایک فلس کا دو فلسوں سے تبادلہ اس لیے ناجائز تھا کہ وہ سکے باہم برابر اور ہم مثل تھے جس کی بنا پر تبادلہ کے وقت ایک سکہ بغیر عوض کے خالی رہ جاتا تھا۔ لیکن مختلف ممالک کی کرنساں مختلف الاجناس ہونے کی بنا پر ہم مثل اور برابر نہ رہیں اس لیے ان کے درمیان کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کے وقت کرنسی کا کوئی حصہ عوض سے خالی نہیں کہا جائے گا۔ اور جب عوض سے خالی نہیں تو کمی اور زیادتی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔ یہ تجارت ایجنٹ کے توسط سے انجام پاتی ہے جو کہ تاجر کا وکیل اور ایک طرح کا دلال ہوتا ہے۔ وکیل اور دلال کے توسط سے ہونے والی خرید و فروخت شرعاً درست ہوتی ہے۔[3]

رہا نقصانات کا اندیشہ تو رجسٹرڈ اور مشہور انٹرنیشنل فاریکس بروکر کے پاس اکاؤنٹ کھولنے اور عمدہ کمپیوٹر اور تیز رفتار انٹرنیٹ کنیکشن حاصل ہونے سے نفع کا غالب گمان ہو تو محض نقصان کے وہم سے اس کا جواز ممنوع نہیں ہو سکتا۔ جب کہ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ مسئلے میں حقیقی غرر و قمار نہیں بل کہ معنی غرر اور قمار کا شبہ ہے جو مخصوص افراد یعنی غیر تجربہ کار اور غیر ماہر کے لیے ثابت ہے۔ لہٰذا اس بیع کا باطل ہونا انھی مخصوص افراد کے لیے ہو گا۔ رہے تجربہ کار ماہر حضرات تو ان کے حق میں اسے معنی غرر و قمار کا شبہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے ان کے لیے ایسی خرید و فروخت باطل نہیں۔[4]

جب اکاؤنٹ میں اندراج قبضہ متصور ہوا تو ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی سے خریدنا اور بیچنا جائز ہے کیوں کہ یہ بیع صرف نہیں، لہٰذا بدلین کا تقابض فی المجلس ضروری نہیں، بدلین میں سے کسی ایک پر قبضہ کافی ہے اور مختلف جنس کی کرنسیوں کے تبادلے میں تفاضل بھی جائز ہے، کیوں کہ عاقدین میں سے ہر ایک کی متعلقہ کرنسی اس کے ذاتی اکاؤنٹ میں درج ہو گی جس پر وہ مالکانہ تصرف کا حق رکھتا ہے۔ یہ حکمی قبضہ ہے لہٰذا کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے ہدایہ میں ہے:

"و من اشتری شیئاً ینقل و یحول لم یجز بیعه حتی یقبضه (**لأنه ﷺ نهى عن بيع ما لم يقبض**) و لأن فيه غرر انفساخ العقد على اعتبار الهلاك"[5]

ترجمہ: اور جس نے کوئی ایسی شے خریدی جسے نقل کیا جا سکے اور تحویل میں بھی لیا جا سکے تو اس کی بیع قبل القبض جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر مقبوضہ شے کی بیع سے منع فرمایا ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں ہلاکت کی وجہ سے عقد فسخ ہونے کا اندیشہ پایا جا رہا ہے۔

تجزیہ

اس نظریہ میں فاریکس ٹریڈنگ کو جائز قرار دیا گیا ہے جب کہ اس میں پائے جانے والے ممکنہ نقصانات کا ازالہ دو طریقوں سے ممکن ہونے پر جائز قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک طریقہ انٹرنیٹ کنیکشن کی صحت کے ساتھ ساتھ نامور کمپنیوں اور مشہور بروکرز کو اختیار کرنا ہے جب کہ دوسرا طریقہ قبضہ کے تحقق کو معیار اور ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ حالاں کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے بل کہ عوام الناس میں بنیادی اقتصادیاتی معلومات کی اس قدر کمی ہے کہ وہ قیمتوں کے اتار چڑھاو کو نہیں سمجھ سکتے۔ عام مشاہدہ ہے کہ بھاری اکثریت میں عوام الناس اپنا ڈھیر سارا مال گنوا بیٹھتے ہیں۔ البتہ اس میں نقصان کے اندیشہ کو ظاہر ضرور کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کے اس نظریہ کے حاملین نے نقصان

کے اندیشہ کی اہمیت کو ضرور سمجھا ہے تبھی اس کے حل کی راہیں بیان کیں، اگرچہ ضرر و نقصان کے سد باب کے لئے یہ طریقے ناکافی ہیں۔

دوسرا نظریہ:

عصر حاضر میں تمام ممالک کی کرنسیاں ثمن اصطلاحی ہیں اس لیے ان کی خرید و فروخت بیع صرف نہیں، بل کہ ایک کرنسی نوٹ کی دوسرے کرنسی نوٹ سے بیع ہے۔ اس بیع کے بیع صرف نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ثمن کی بیع ثمن سے ہو تو اس سے مراد ثمن عرفی نہیں بل کہ ثمن خلقی ہے اور نوٹ ثمن اصطلاحی ہے۔ لہٰذا اس عقد کی صحت کے لیے تقابض بدلین ضروری نہیں بل کہ ایک طرف سے بھی قبضہ کافی ہے۔ یہاں پہلی خرید وفروخت میں کرنسی کی بیع اس کے اصل مالک و قابض کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

البتہ یہ اجازت صرف اس میدان کے ماہرین کے لیے ہے بشرطے کہ نفع کا حصول یقینی ہو۔ رہے غیر ماہرین تو ان کے لیے یہ بیع ناجائز ہے کہ ان کے حق میں اس بیع میں معنیٔ غرر اور شبہ ٔ قمار کا تحقق ہے اور ان کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت میں نا تجربہ کار انسان کے لیے ہر وقت خطرہ ہی خطرہ ہے جو غرر اور دھوکا اور معنیٔ قمار پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے۔ غرر تو اس لیے ہے کہ نفع کے حصول کے لیے جو کام کیا جا رہا ہے خود اس کے حق میں نا تجربہ کاری کی وجہ سے نفع کا حصول مخفی ہے کہ اسے معلوم ہی نہیں کہ ذرائع نفع کیا ہیں؟ کیوں کہ بقول مبسوط غرر اسے کہتے ہیں جس کا انجام پوشیدہ ہو اور بیع غرر سے حدیث شریف میں روکا گیا ہے۔ علت منع یہ ہے کہ معلوم نہیں نفع کا حصول بھی ہو گا یا نہیں۔ غیر ماہر نا تجربہ کار کے لیے نفع کا عدم حصول اکثر واقع ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا ایسوں کے لیے یہ بیع باطل ہے۔[6]

تجزیہ

اس نظریہ کو کافی حد تک قابل قبول شمار کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ اس نظریہ کے مطابق صرف ماہرین ہی اس میں ہرزہ سرائی کر سکتے ہیں۔ یہی بالکل قرین قیاس ہے کیوں کہ غیر ماہرین لاعلمی کی بنیاد پر نقصان اٹھا سکتے ہیں۔ البتہ اگر عوام الناس کو اس کی اجازت دے دی جائے تو ہر ایک خود کو ماہر شمار کر کے خود کے لئے راہ جواز گھڑ لے گا۔ اس نظریہ میں بھی عدم جواز کی وجہ ضرر کو قرار دیا گیا ہے، جب کہ اس سے بچنے کی جو صورت بیان کی گئی ہے وہ ناکافی ہے۔ البتہ اس کے لئے علمائے محققین ماہرین کی ایسی ٹیم تیار کریں جو تحقیقی بنیادوں پر اس میں باقاعدہ عملی طور پر تجارت کریں اور ایک سروے رپورٹ تیار کر کے نتائج کی بنیاد پر حتمی شرعی حکم جاری کریں۔

تیسرا نظریہ:

ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے آن لائن خریدنا اور بیچنا ناجائز ہے اور جواز کا کوئی حیلہ تلاش کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ کیوں کہ بعض حضرات کو یہ شبہ ہوا کہ آیا فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کے حصص خریدے اور بیچے جاتے ہیں یا کرنسی کے بدلے کرنسی خریدی اور بیچی جاتی ہے؟ لیکن دونوں صورتوں میں یہ خرید و فروخت ناجائز ہی ہے۔ اس کے عدم جواز کی صورتیں درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:

حصص معدوم شے ہیں، معدوم چیز کی بیع، بیع باطل ہوتی ہے جو کہ ناجائزہے۔ بہار شریعت میں ہے:

"معدوم کی بیع باطل ہے مثلاً دو منزلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھاایک کا نیچے والا تھا دوسرے کااوپر والا، وہ گر گیا، یاصرف بالا خانہ گرا، بالا خانہ والے نے گرنے کے بعد بالا خانہ بیع کیا یہ بیع باطل ہے کہ جب وہ چیز موجود ہی نہیں تو بیع کس چیز کی ہوگی اور اگر بیع سے مراداس حق کو بیچنا ہے کہ مکان کے او پر اس کو مکان بنانے کا حق تھا یہ بھی باطل ہے کہ بیع مال کی ہوتی ہےاور یہ محض ایک حق ہے مال نہیں اور اگر بالاخانہ موجود ہے تو اس کی بیع ہو سکتی ہے۔"[7]

دوسری صورت:

اس میں ربا، ضرر، غرر اور غبن فاحش پایا جاتا ہے کیوں کہ اس بیع میں لوگوں کو سبز باغ دکھایا جاتا ہے۔ اس میں ربا بھی ہے، ضرر و غرراور غبن فاحش بھی، روح قمار بھی اور کمیشن خوری اور دلالی بھی۔ معلومات کے مطابق فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کی بیع کرنسی سے نہیں ہوتی بل کہ کرنسیوں کے صرف حصص خریدے اور بیچے جاتے ہیں، کرنسی کے حصص نہ مال ہیں اور نہ ان کی کوئی قیمت اور نہ ہی وہ موجود۔ بل کہ وہ فرضی اور معدوم شے ہیں۔ مبیع بننے کے لیے ضروری ہے کہ مال ہواور متقوم بھی ہو تبھی اس کی بیع جائز ہوتی ہے تنویر الابصار میں ہے:

"و بطل بيع ما ليس في ملكه لبطلان بيع المعدوم؛ إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه"[8]

ترجمہ: ایسی چیز کو فروخت کرنا جو بائع کی ملکیت میں نہ ہو تو غیر مملوکہ یامعدوم شے کی بیع ہونے کی وجہ سے وہ بیع باطل ہے، جب کہ بیچی جانے والی چیز کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ موجود ہو، مال متقوم ہو اور فی نفسہ بائع کی ملکیت میں ہو۔

تیسری صورت:

یہ بیع بالشرط بھی ہے، یعنی اس میں ایسی شرطیں لگائی گئی ہیں جو تقاضائے عقد کے خلاف ہیں۔ مثلاً:

1. بروکر سے قرض لینا، یہ وہ رقم ہوتی ہے جو بروکر ٹریڈر کے اکاؤنٹ میں موجوداس کی رقم میں لازمی ملاکراسے بڑھا کر دیتا ہے۔ اس کو لیوریج کہا جاتا ہے۔ اس رقم کے بغیر وہ ٹریڈر کو اپنے پلیٹ فارم سے تجارت کی اجازت نہیں دیتا۔
2. اسی طرح عہد و میثاق خریدنا، اسے لاٹ کہتے ہیں۔ عہد و میثاق کوئی مال نہیں مگر یہودی و نصرانی ذہنیت کی پیداکردہ اس تجارت میں ٹریڈر پر اسے بھی خریدنا لازم کر دیا گیا ہے۔
3. یہ شرط بھی ہے کہ بروکر ٹریڈر کی دلالی کرے گااور اس پر اس سے اجرت لے گا۔

کم از کم یہ تین شرطیں لازمی موجود ہوتی ہیں جو ظاہر ہیں۔ ممکن ہے کچھ اور بھی شرطیں ہوں جن کو ظاہر نہ کیا گیا ہو اور یہ بات تو فقہ کے مسلمات میں سے ہے کہ ہر وہ شرط جو تقاضائے عقد کے خلاف ہو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔[9]

چوتھی صورت:

یہ قمار کا معاملہ ہے اس میں لوگوں کو طمع کے جال میں پھانسنا اور ایک امیدِ موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔ اس لیے کہ کوئی ضروری نہیں کہ اشتہارات میں دی گئی معلومات کے مطابق کاروبار کرنے میں کامیابی ملے۔ ہو سکتا ہے کہ ناکام رہے کیوں کہ فاریکس دراصل بائع اور مشتری کے درمیان ایک لڑائی ہوتی ہے۔ اگر بائع جیت جائیں تو قیمتیں نیچے آتی ہیں اور اگر مشتری جیت جائیں تو قیمتیں اوپر جاتی ہیں۔ پھر ٹریڈنگ کے دوران کینڈل (Candle) کی جو اشکال سامنے آتی ہیں انھیں اشکال سے قیمت کے مستقبل قریب کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

پانچویں صورت:

فاریکس ٹریڈنگ کے لیے جس بروکر کے پلیٹ فارم سے ٹریڈنگ (تجارت) ہوتی ہے وہ بروکر بطور قرض اپنا پیسہ ٹریڈر کو دیتا ہے اور اس پر بہرحال نفع لیتا ہے۔ خواہ ٹریڈنگ نفع میں ہو یا نقصان میں ہو۔ یہ مسلم الثبوت حکم ہے کہ "کل قرض جرّ نفعاً فھو ربا"۔ جو قرض نفع کھینچ لائے وہ سود ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ غش، تدلیس، ضرر اور اموال کے ضرار پر مبنی ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ کے دائرۂ کار میں آنے والے خسارہ اور بوار سے بچ نہیں سکتے۔ فاریکس ٹریڈنگ میں کمیشن خوری و دلالی بھی ہے۔ بروکر کے پلیٹ فارم کے بغیر چونکہ کوئی ٹریڈر ٹریڈنگ نہیں کر سکتا اس لیے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بروکر ٹریڈر سے کمیشن وصول کرتا ہے بل کہ کمیشن وصول کرتا رہتا ہے۔ یہ کمیشن دلالی کے عوض لیتا ہے مگر مجہول ہوتا ہے اور غالباً فی صد پر جو ممنوع و ناجائز ہے۔ مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

"دلال کو روپے دیے کہ اس کی میرے لیے چیز خریدو اور چیز کا نام نہیں لیا اگر وہ کسی خاص چیز کی دلالی کرتا ہو تو وہی چیز مراد ہے ورنہ توکیل (وکیل بنانا) فاسد ہے۔"[10]

چھٹی صورت:

فاریکس میں کوئی چیز سو فی صد نہیں ہوتی بل کہ اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ نیز شاتر (چالاک) فراڈیے بھی فاریکس میں سرگرم عمل ہو جاتے ہیں جو مختلف ذرائع سے نو واردوں کو لوٹنے اور دھوکا دینے کے لیے نئے نئے حربے استعمال کرتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ یہ بیع لوگوں کو طمع دلا کر فاریکس کے جال میں پھنسانے اور حصول زر و تملک زر کی امید موہوم پر اپنا نصیب آزمانے کے لیے ہے۔ تو یہ امر موہوم پر ملکیت زر کو معلق کرنا ہے، اسی کا نام قمار ہے۔ اسی بنیاد پر زمانۂ جاہلیت کی بیوع منابذہ، ملامسہ اور القاء الحجر کو فقہائے کرام نے فاسد و حرام قرار دیا۔ اسی بنا پر وہ تمام عقود حرام قرار پائے جن میں تعلیق الملک علی الخطر کا مفہوم پایا جائے۔"[11]

تجزیہ

اس نظریے کو ان معنوں میں تو محتاط کہا جا سکتا ہے کہ اس نظریہ کے مطابق عوام الناس سمیت خواص کے لیے بھی جواز و حیلہ کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ البتہ اس میں طریقہ استدلال میں کلام ضرور ہے کیوں کہ اس نظریہ میں عدمِ جواز کی جو علل بیان کی گئی ہیں وہ اس

میں نہیں پائی جا رہیں۔ مثلاً محققین نے یہ سمجھا کہ فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کے حصص کی خرید و فروخت ہوتی ہے حالانکہ ایسا نہیں اور اسے دو صورتوں میں الگ الگ بیان کیا گیا۔ کمیشن خوری اور دلالی کو بھی علت قرار دیا گیا حالاں کہ دلالی کی اجرت / کمیشن میں حرج نہیں مگر شرط یہ ہے کہ بالفعل دلالی پائی جائے صرف بتانے سے نہ ہو۔ البتہ جو تجارت حسی طور پر پائی جاتی ہے اس کی دلالی تو حسی طور پر سمجھ میں آتی ہے مگر جو تجارت ہی آن لائن ہو تو اس میں حسی طور پر یا بالفعل دلالی کی شاذ و نادر ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

البتہ چند وجوہات جن کی بنیاد پر اسے ناجائز کہا گیا ہے وہ قابل ذکر ضرور ہیں مثلاً؛ ضرر کو علت قرار دیا گیا ہے۔ ضرر نقصان کو کہا جاتا ہے فاریکس ٹریڈنگ میں نقصان تاجروں کی بھاری اکثریت اٹھاتی ہے، اس میں تو شک کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے، یہی علت قابل قبول ہے اور عدم جواز کے لیے یہی کافی ہے۔ مذکورہ دونوں نظریات میں بھی عدم جواز کی علت اسی کو قرار دیا گیا ہے۔

جب کہ کچھ علل ایسی ہیں کہ ان کا عام طور پر تحقق نہیں پایا جاتا، اگر ان کا تحقق پایا جائے تو عدم جواز کے لیے ان کا ہونا بھی کافی ہے۔ مثلاً؛ غرر کو علت قرار دیا گیا۔ غرر غیر یقینی صورت حال یا جہالت کو کہا جاتا ہے، جب کسی چیز کا حصول یقینی نہ ہو مثلاً؛ فاریکس ٹریڈنگ میں یہ اندیشہ ضرور ہے کہ جو تجارت کی جارہی ہے اور منافع کمایا جارہا ہے وہ وصول بھی ہو گا یا نہیں کیوں کہ یہ سب بروکر کے اکاونٹ سے کیا جارہا ہوتا ہے جب کہ بروکر کی ضمانت سرکاری سطح پر حاصل نہیں ہوتی کیوں کہ وہ کسی بھی وقت منظر سے غائب ہو سکتا ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی مارکیٹ کتنی بڑی ہے یا اس کا تاریخی ریکارڈ کتنا اچھا ہے۔ غبن فاحش کی صورت بھی غرر سے ملتی جلتی ہی ہے کہ اگر کوئی بروکر اچانک سے غائب ہو جائے یا کسی وجہ سے اکاونٹ بلاک ہو جائے تو حاصل شدہ نفع بل کہ اصل رقم بھی واپس نہیں ملتی۔ روح قمار سے یہ مراد ہو سکتا ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں مخصوص وقت مثلاً ایک منٹ کے لئے مخصوص رقم مثلاً50 ڈالر لگائے جاتے ہیں اور خرید یا فروخت میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ خرید یا فروخت میں سے کسی ایک کے انتخاب کے بعد اگر مارکیٹ اس انتخاب کے موافق ہو تو 50 ڈالر کے ساتھ ساتھ اضفہ بھی اکاونٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ جب کہ اگر مارکیٹ مخالف سمت میں چلی جائے تو 50 ڈالر ڈوب جاتے ہیں، یہ صورت حقیقتاً قمار کی صورت ہی ہے۔

اسی طرح عدم جواز کی ایک علت بیع بالشرط ہے کیوں کہ اسے کم از کم ان تین شرائط سے مشروط لازمی کیا جاتا ہے، مثلاً بروکر سے قرض لینے کی شرط، عہد و میثاق (لاٹ) خریدنے کی شرط، دلالی کی شرط۔ اگر کسی بروکر کے پلیٹ فارم سے تجارت کے لیے یہ شرائط یا کوئی بھی شرط ایسی پائی جائے جس کی وجہ سے عقد فاسد ہو جائے تو ایسی صورت پائے جانے کی وجہ سے بھی فاریکس ٹریڈنگ کے ذریعہ کرنسی کی تجارت کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

(ب)۔ کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency)

کرپٹو کرنسیوں کو ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسیاں بھی کہا جاتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کیا ہے؟ اس کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں۔ انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کے نزدیک اس کی تعریف یوں ہے:

> "VCs are digital representations of value, issued by private developers and denominated in their own unit of account."[12]

ترجمہ: ورچوئل کرنسیاں قیمت کا ہندسوں میں اظہار ہیں جنہیں نجی ڈویلپرز جاری کرتے ہیں اور ان کی اپنی اکائی میں ان کا اظہار ہوتا ہے۔

یورپ کا مرکزی بینک اس کی تعریف یوں کرتا ہے:

"A virtual currency is a type of unregulated, digital money, which is issued and usually controlled by its developers, and used and accepted among the members of a specific virtual community."[13]

ترجمہ: ورچوئل کرنسی ایک قسم کی غیر منظم، ڈیجیٹل رقم ہے، جو جاری کی جاتی ہے اور عام طور پر اس کے ڈویلپرز کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے، اور کسی مخصوص ورچوئل کیمونٹی کے ممبروں میں استعمال اور قبول کیا جاتا ہے۔

ورچوئل کرنسیوں میں چار خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1. انہیں عام افراد جاری کرتے ہیں۔
2. اشیاء کی قیمت کا پیمانہ ہوتی ہے۔
3. ان کا حسی وجود نہیں ہوتا بلکہ یہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہے۔
4. اس کا استعمال برقی اور انٹرنیٹ کے ذرائع سے ہوتا ہے۔

یہ خصوصیات استقرائی ہیں اور کسی ورچوئل کرنسی میں کسی خاصیت کی کمی یا اضافہ ممکن ہے۔ ورچوئل کرنسیاں سافٹ ویئر اور کمپیوٹر پروگرام کی مدد سے بنتی اور استعمال ہوتی ہیں۔ لفظ ورچوئل اصطلاحی لفظ ہے اور اردو میں بھی ترجمہ کرنے کے بجائے اسے "ورچوئل" ہی کہا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔[14]

ورچوئل کرنسیوں کے مال ہونے کے بارے میں شرعی حکم:

کرپٹو کرنسیوں کی بیع کے لئے شرعاً مبیع و ثمن ہونے کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا ہم اس کے مبیع و ثمن ہونے کی شرائط میں سے اکثر شرائط مبیع و ثمن کی مشترکہ شرائط ہیں، تمام شرائط کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مال متقوم ہونا:

کسی بھی شے کے مبیع یا ثمن بننے کے لئے شرط اول یہ ہے کہ وہ شے مال ہو اور وہ بھی مال متقوم ہو۔ ورچوئل / کرپٹو کرنسی کی جانب لوگ مائل ہوتے ہیں اور اسے جمع کر کے مستقبل کے لیے رکھا بھی جاسکتا ہے اور مال کی تعریف بھی یہی ہے:

"لوگ اس کی طرف مائل ہوں اور اسے ضرورت کے وقت کے لیے جمع کر کے رکھنا ممکن ہو۔"[15]

جیسا کہ فقہ کی معتبر کتب "بحر الرائق" اور "فتاوی شامی" وغیرہ میں ہے۔

آئمہ احناف کے نزدیک کسی چیز کا مال ہونا الگ شے ہے اور متقوم ہونا الگ چیز ہے۔ اگر کوئی چیز مال ہو لیکن متقوم نہ ہو تو اسے بیع میں ثمن بنانے سے بیع منعقد تو ہو جاتی ہے لیکن فاسد ہوتی ہے۔ مالکی، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک انتفاع کے قابل ہو تو مال کی تعریف میں داخل ہے۔ چناں چہ علامہ زرکشی[16] فرماتے ہیں:

"المال ما كان منتفعاً به أي مستعداً لأن ينتفع به"[17]

ترجمہ: مال وہ ہوتا ہے جس سے نفع لیا جائے لیکن وہ اس قابل ہو کہ اس سے نفع لیا جاسکے۔

علامہ بہوتی[18] فرماتے ہیں:

"المال شرعا(مايباح نفعه مطلقا) أي في كل الأحوال (أو) يباح (اقتناؤه بلاحاجة)"[19]

ترجمہ: "شرعاً مال وہ ہے جس کا نفع مطلقاً مباح ہو یعنی تمام احوال میں یا اس کا رکھنا حاجت کے بغیر درست ہو۔"

اصحاب الموسوعة التربية الكويتيه کہتے ہیں:

"وعبر المالكية والشافعية عن هذا الشرط بلفظ: النفع أو الانتفاع، ثم قالوا: مالانفع فيه ليس بال فلا يقابل به، أي لا تجوز المبادلة به"[20]

ترجمہ: مالکیہ اور شافعیہ نے اس شرط کو لفظ نفع یا انتفاع سے تعبیر کیا ہے۔ پھر کہتے ہیں: جس چیز میں نفع نہ ہو وہ مال نہیں ہے لہذا اس کے مقابل مال نہیں دیا جاسکتا، یعنی اس کے ذریعے لین دین جائز نہیں ہے۔

اگر ورچوئل کرنسی کے بارے میں دیکھا جائے تو یہ اس طرح مال کی تعریف میں بھی داخل ہے کیوں کہ اس کی افادیت کے پیش نظر لوگ اس کی جانب مائل بھی ہوتے ہیں اور اسے مستقبل کے لئے جمع کرنا بھی ممکن ہے نیز اس سے نفع بھی لیا جاسکتا ہے۔ لہذا یہ ثمن و مبیع کی اس شرط پہ بھی پورا اترتی ہے۔

2۔ معلوم ہونا:

کسی چیز کا ثمن و مبیع بننے کے لیے اس کا اس قدر معلوم ہونا شرط ہے کہ نزاع نہ ہو۔[21] کرپٹو کرنسی میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے چاہے اسے ثمن بنایا جائے یا مبیع دونوں صورتوں میں اس کی جنس و قدر معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً؛ ایک بٹ کوئن یا پانچ ایتھیریم وغیرہ۔[22]

3۔ ملکیت میں ہونا:

کسی چیز کے ثمن و مبیع بننے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ چیز بائع کی اور ثمن (اگر کوئی متعین چیز ہو تو) مشتری کی ملکیت میں ہو۔[23] البتہ اگر ثمن زر ہو تو وہ متعین نہیں ہوتا بل کہ وہ مشتری کے ذمہ ہوتا ہے۔ جس چیز پر لوگوں کا بطور زر تعامل ہو تو وہ زر کہلاتی ہیں۔ کرپٹو کرنسیاں زر کی صفات سے متصف ہوتی ہیں اور متعین نہیں ہوتیں بل کہ مشتری کے ذمہ ہوتی ہیں۔ نیز کرپٹو کرنسیاں کسی نہ کسی کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہیں۔[24]

4۔ موجود ہونا:

مبیع کا بوقت بیع موجود ہونا شرط ہے یعنی وہ معدوم نہ اور نہ ہی اس کے معدوم ہونے کا امکان ہو۔ البتہ ثمن کا موجود ہونا ضروری نہیں کیوں کہ بیع میں مقصود اصلی ثمن نہیں بل کہ مبیع ہے جب کہ ثمن مقصود کے حصول کا ذریعہ ہے۔[25] کرپٹو کرنسی بہر حال موجود ہی ہوتی ہے، جب کہ اس کا معدوم ہونے سے مراد ابھی مائننگ کے مراحل سے گزرنے سے پہلے ہوتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی مائننگ کے بعد ہی ہوتی ہے نہ کہ پہلے ہوتی ہے۔

5۔ مقدور التسلیم ہونا:

کرپٹو کرنسیاں ایک دوسر کے اکاؤنٹ میں منتقل کی جاسکتی ہیں اور انہیں انٹرنیٹ کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے، لہذا ان میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے۔ ثمن و مبیع کا مقدور التسلیم ہونا ضروری ہے یعنی ایسی حالت میں ہو کہ بائع مبیع کو مشتری کے اور مشتری ثمن کو بائع کے سپرد کرنے کے قابل ہو۔[26]

6۔ بائع کے قبضہ میں ہونا (یہ شرط صرف مبیع بننے کے لئے خاص ہے):

مبیع کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مبیع بیع کیا ئے وقت کے قبضہ میں ہو۔ کریپٹو کرنسی جب کسی شخص کے اکاؤنٹ (ویلیٹ) میں موجود ہوتی ہے تو وہ اسی کے قبضہ میں ہوتی ہے کیوں کہ اسے اس پر مالکانہ تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے۔ چاہے تو اسے خرچ کرے، چاہے تو اسے کسی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دے، کسی کو بیچے یا ہبہ کر دے۔ جیسا کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا کی مجلس شرعی نے اپنے 24ویں فقہی سیمینار میں ایک اجتہادی فیصلہ کیا کہ "بینک اکاؤنٹ میں رقم کی موجودگی قبضہ حکمی تصور کی جائے گی۔"[27]

لہٰذا کریپٹو کرنسی میں مبیع کی یہ شرط بھی پائی گئی ہے، پس کریپٹو کرنسی نہ صرف ثمن بن سکتی ہے بل کہ مبیع بھی بن سکتی ہے اور کریپٹو کرنسی ثمن اصطلاحی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔

ورچوئل کرنسیوں کے جواز کے بارے مختلف نظریات

ورچوئل کرنسیوں کے جواز و عدم جواز کے بارے میں تین نظریات پائے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا نظریہ:

ورچوئل کرنسی بجلی کی طرح اپنا الگ وجود رکھتی ہیں، انہیں محفوظ کیا جاسکتا ہے اور منتقل بھی کیا جاسکتا ہے۔ لوگ انہیں مال سمجھتے ہیں لہذا یہ مالیت رکھتی ہیں اور شرعاً ان کے انتقاع سے کوئی مانع بھی موجود نہیں ہے۔ ان کی جنس، صفت اور مقدار کا معلوم ہونا بھی ممکن ہے اور یہ اپنے اصلی مالک کے مکمل اختیار اور قبضے میں ہوتی ہیں۔ یہ ان تمام شرائط کو پورا کرتی ہیں جو بیع میں مبیع یا ثمن میں پائی جانی ضروری ہیں لہذا جب تک ان کا تعامل ہو تو یہ ثمن بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور جب تعامل یا عرف موجود نہ ہو تو انھیں مبیع بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ورچوئل کرنسیاں عموما مائننگ کے عمل سے وجود میں آتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ مائنر در حقیقت ہونے والی ٹرانزیکشن کی درستگی کی تصدیق کرتا ہے۔ جس کے عوض اسے کرنسی ملتی ہے۔ شرعا اس کی تخریج "جعالہ" پر کی جاسکتی ہے جو فقہائے مالکیہ، حنابلہ اور شوافع کے نزدیک جائز ہے۔[28]

تجزیہ

اس نظریہ کے تحت ورچوئل کرنسیوں کے جواز کو محض مال کی تعریف میں شامل ہونے کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ حالانکہ ورچوئل کرنسیوں کے جواز و عدم جواز میں ان کے مال ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر امور بھی بطور محرک داخل ہیں۔ مثلاً ورچوئل کرنسیوں کے معاشرے، معیشت اور امن عامہ پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ روز مرہ زندگی پر ان کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ اسی طرح غرر کی صورتیں، زر کا خاص طبقے کی طرف ارتکاز بھی اس کے جواز و عدم جواز پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

دوسرا نظریہ:

ورچوئل کرنسی کی افادیت کے باوجود ان کی خرید و فروخت، غرر کی صورتوں کی وجہ سے ناجائز ہے۔ جب تک حکومت کی جانب سے ان کی ضمانت نہیں دی جاتی ان میں غرر پایا جاتا رہے گا۔ ان میں عدم جواز کی علت غرر ہے۔

تجزیہ

اس نظریہ میں کافی حد تک وسعت پائی جارہی ہے کہ جواز کی صورتیں محض مال ہونے سے ہی مشروط نہیں بل کہ اس کے ساتھ ساتھ غرر کی صورتوں کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ البتہ اس نظریہ میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی زندگی پر اثرات کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔

تیسرا نظریہ:

اگرچہ شرعی طور پر ورچوئل کرنسی کے لیے جواز کے راستے ہموار ہیں مگر عالم اسلام اور سماج پر اس کے منفی اثرات اس قدر زیادہ ہیں کہ جس کی وجہ سے اگر اسے ناجائز نہ بھی کہا جائے تو کم از کم ازالہ فساد کی غرض سے ترک ضرور کرنا چاہیے۔ کیوں کہ یہ ہر ذی شعور اچھی طرح جانتا ہے کہ دنیا بھر کے لوگوں کے پیسہ کو اس انڈسٹری کے ذریعے اکٹھا کر کے کہاں اور کس کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے؟ نیز اس کی اصل محرک کون سی طاقتیں ہیں؟ اولاً کاغذی کرنسی کی آڑ میں دنیا بھر سے ثمن خلقی (سونا، چاندی اور قیمتی دھاتیں) انھی کے قبضہ میں چلی گئیں جب کہ اب ورچوئل کرنسی کی آڑ میں دنیا بھر کی روایتی کرنسی بھی اب انھی طاقتوں کے قبضہ میں جاتی نظر آرہی ہے۔

تجزیہ

اس نظریہ میں ورچوئل کرنسی کے جواز کے ظاہری اسباب پر اکتفا نہیں کیا گیا بل کہ اس کے سماجی، سیاسی، معاشی اور مذہبی اثرات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ سد ذرائع کے تحت ساری وجوہات کی بنیاد پر شرائط و قیودات کے ساتھ اس کے جواز کی صورتیں بن سکتی ہیں۔

خلاصہ بحث

انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی کرنسیوں کی خرید فروخت میں فاریکس ٹریڈنگ اور کرپٹو کرنسی کی صورتیں شامل ہیں۔ فاریکس ٹریڈنگ کے متعلق معاصر علمائے کرام کی آراء مختلف ہیں، جن کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں قیود و شرائط کے ساتھ جواز کی صورتیں موجود ہیں۔ اسی طرح کرپٹو کرنسیوں کی شرعی حیثیت بھی شرعی حدود و قیود کے ساتھ مشروط ہے۔ کرنسی کی آن لائن تجارت میں جہاں کثیر فوائد وابستہ ہیں وہیں عمومی نقصانات بھی عامۃ الناس کے حصے میں آتے ہیں۔ لہذا فاریکس ٹریڈنگ ہو یا کرپٹو ٹریڈنگ دونوں صورتوں میں عوامی فوائد اور نقصانات کا باریک بینی سے تجزیہ کر کے حتمی نتیجہ اخذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

نتائج تحقیق

جس طرح ماضی میں شرعی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کاغذی کرنسی کو جائز قرار دیا گیا۔ بعینہ اسی طرح معاصر علمائے کرام اور محققین کی جانب سے کرپٹو کرنسی پر تحقیقی کام جاری ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان صورتوں سے متعلق معاصر علماء کی مختلف آراء ہیں جن کے باعث لچک اور گنجائش موجود ہے۔ البتہ قانون سازی اور سرکاری سرپرستی سے بہتری لائی جاسکتی ہے۔

سفارشات

پاکستان میں کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت کے قانونی نفاذ اور اس سے ملحق خدشات سے بچنے کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1۔ ای کامرس سمیت کرنسی کی آن لائن اور کرپٹو کرنسی کی تجارت پر قانون سازی کا عمل جلد سے جلد مکمل کر کے اس کو نافذ العمل کیا جائے۔

2۔ آن لائن تجارت کے عمل کو آسان ترین اور ہر عام و خاص شخص کی رسائی کے قابل بنایا جائے۔

3۔ آن لائن تجارت سے متعلق آگہی پروگراموں کا اجراء کروایا جائے۔

4۔ آن لان تجارت اور الیکٹرونک مصنوعات پر زیادہ سے زیادہ تحقیقات کروائی جائیں اور اس پر تحقیق کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

5۔ سفارتی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے عالمی اداروں سے کرپٹو کرنسی سمیت دیگر غیر محفوظ تجارتی سرگرمیوں کو محفوظ بنانے کے لئے عالمی قوانین کے اجراء کی درخواست کی جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1] binance.com accessed on 23-03-2022

[2] https://www.forbes.com/advisor/investing/what-is-forex-trading /accessed on 12-03-2022

[3] ہارون مصباحی، فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت، **ماہنامہ اشرفیہ**، (انڈیا: جامعہ اشرفیہ، خصوصی شمارہ جنوری 2019ء)، ج 43، شمارہ 1، ص 36۔

Haroon Misbahi, Shari'ah status of forex trading, ***Monthly Ashrafia***, (India: Jamia Ashrafia, Special ed. January 2019), vol. 43, Issue 1, p. 36.

[4] **ایضاً**، ص 37۔

Ibid, p. 37.

[5] برهان الدين علي بن ابی بكر المرغيناني (م593ھ)، **الهدايه** (بيروت: دار احياء التراث العربی، 2008م)، ج3، ص59۔

Burhan al-Dīn Alī bin Abī Bakr al-Marghīnanī, (d.593 AH), **Al-Hidayah,** (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 2008), vol. 3, p. 59.

[6] ہارون مصباحی، فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت، **ماہنامہ اشرفیہ**، ج 43، شمارہ 1، ص 37۔

Haroon Misbahi, Shari'ah status of forex trading, ***Monthly Ashrafia***, vol. 43, Issue 1, p. 37.

[7] مفتی امجد علی اعظمی، (م 1367ھ)، **بہار شریعت** (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2010ء) ج 2، ص 697۔

Mufti Amjad Ali Azmī, (d. 1367 AH), **Bahar-e-Shari'at** (Karachi: Maktaba-tul-Madinah 2010), vol.2,p.697.

[8] محمد أمين بن عابدين الشامی، (م1252ھ)، **رد المحتار**، (بيروت: دار الفكر، ط-الثانية، 1412ھ)، ج5، ص58۔

Ibn Abidin Al-Shamī, (d.1252 AH), ***Rad-al-Mohtar*** (Beirut: Dar al-Fikr 1412 AH) vol. 5, p. 58.

[9] ہارون مصباحی، فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت، **ماہنامہ اشرفیہ**، جلد43، شمارہ 1، ص 39۔

Haroon Misbahi, Shari'ah status of forex trading, ***Monthly Ashrafia***, vol. 43, Issue 1, p. 39.

[10] مفتی محمد امجد علی اعظمی، (م:1367ھ)، **بہار شریعت**، ج 2، ص 983۔

Mufti Amjad Alī Azmī, (d. 1367 AH), **Bahar-e-Shari'at**, vol .2, p. 983.

[11] ہارون مصباحی، فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت، **ماہنامہ اشرفیہ**، جلد43، شمارہ 1، ص39۔

Haroon Misbahī, Shari'ah status of forex trading, ***Monthly Ashrafia***, vol. 43, Issue 1, p. 39.

[12] ***Virtual Currencies and Beyond***: Initial Considerations, (International Monetary Fund (IMF) Staff

[13] ***Virtual Currency Schemes***, (European Central Bank 2015 AD, Web Edition), p. 13.

[14] محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت**، (ویب ایڈیشن مقالہ برائے تخصص فی الفقہ المعاملات المالیہ جامعۃ الرشید کراچی، 2018ء)، ص2۔

Muhammad Owais Paracha, ***Virtual Currency ki Shari Haisiyat***, (web edition, thesis for specialization in Fiqh al-Muamailat al-Maaliyah, Jamiat-ur-Rasheed Karachi, 2018), p. 20.

https://archive.org/download/BESTUBOOKSVCSH/VIRTUAL_CURRENCY_KI_SHARI_HAISIYAT.pdf Accessed on 03-04-2022

15 محمد أمين بن عابدين الشامی، (م1252ھ)، **رد المحتار**، ج7، ص8۔

Al-Shamī, (d. 1252 AH), ***Rad-al-Mohtar***, vol. 7, p. 8.

16 ابوعبداللہ بدر الدین محمد بن عبداللہ بن بہادر از زرکشی (1344-1392 / 745-794 ہجری)، جو از زرکشی کے نام سے مشہور ہیں۔ چودھویں صدی کے اسلامی اسکالر تھے۔ وہ بنیادی طور پر مملوک دور قاہرہ میں مقیم تھے۔ انہوں نے قانون، حدیث، تاریخ اور شافعی قانونی فقہ (فقہ) کے شعبوں میں مہارت حاصل کی۔

17 بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشی (م794ھ)، **المنثور فی القواعد الفقهية**، (الكويت: وزارة الاوقاف الكويتية، 1405ھ)، ج3، ص222۔

Badr al-Dīn Muhammad bin Abdullah al-Zarkashī, (d. 794 AH), A***l-Manthur fi al-Qawaid al-Fiqhiya***, (Kuwait: Kuwaiti Ministry of Endowments, 1405 AH) vol. 3 p. 222.

18 شیخ منصور ابن یونس البہوتی (1592ء- 1641ء) جن کو البہوتی یا البھوتی کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک مصری اسلامی الہیات دان اور فقیہ تھے۔

19 منصور بن يونس البهوتي، (م1051ھ)، **شرح منتهىٰ الارادات**، (بيروت: عالم الكتب، 1414ھ)، ج2، ص7۔

Mansoor bin Younis al-Bahootī, (d. 1051 AH), ***Sharah Muntaha al-Iraadat*** (Beirut: Alam al-Kutub, 1414 AH), vol. 2, p. 7.

20 لجنة، **الموسوعة الفقهية الكويتية**، (الكويت: وزارة الاوقاف الكويتية)، ج9، ص14۔

Group of scholars, ***The Kuwaiti Fiqh Encyclopedia***, (Kuwait: The Kuwaiti Ministry of Endowments), vol. 9, p. 14.

21 علاء الدين ابو بكر بن مسعود الكاسانی، (م587ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتيب الشرائع**، ج5، ص146۔

'Alāuddīn Abū Bakr bin Mas'ud al-Kāsānī (d. 587 AH), ***Bada'e al-Sana'e***, vol. 5, p. 146.

22 محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت**، ص 238۔

Muhammad Owais Paracha, ***Virtual Currency ki Shari Haisiyat***, p. 238.

23 الكاسانی، (م587ھ)، **بدائع الصنائع**، ج5، ص146۔

Al-Ka'sanī, (d. 587 AH), ***Bada'e al-Sana'e***, vol. 5, p. 146.

24 محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت**، ص 238۔

Muhammad Owais Paracha, ***Virtual Currency Ki Shari Haisiyat***, p. 238.

25 ابن عابدين الشامی، (م1252ھ)، **رد المحتار**، ج4، ص501۔

Ibn Abidin al-Shamī, (d. 1252 AH), ***Rad-al-Mohtar***, vol. 4 p. 501.

26 الكاسانی، (م587ھ)، **بدائع الصنائع**، ج5، ص147۔

Al-Ka'sanī (d. 587 AH), ***Bada'e al-Sana'e fi Tarteeb al-Shara'e***, vol. 5, p. 147.

27 صدر الوری قادری، بینک اکاونٹ میں رقوم کا اندراج قبضہ ہے یا نہیں، **ماہنامہ اشرفیہ**، ج 41، شمارہ 12، دسمبر 2017ء، ص 46۔

Sadr-ul-Wara' Qadrī, Deposit of funds in bank account is possession or not? ***Monthly Ashrafia***, vol. 41, Issue 12, December 2017, p. 46.

28 محمد اویس پراچہ، **ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت**، ص 289۔

Muhammad Owais Paracha, ***Virtual Currency Ki Shari Haisiyat***, p. 289.